Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

یوم ہفتہ

مسعود احمد دہلوی

ALFAZL

RABWAH

قیمت ۱۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۵ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۲۶ امان ۱۳۵۶ہش ۲۶ مارچ ۱۹۷۷ء	نمبر ۶۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۵ امان۔ جامع مسجد اقصیٰ میں آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔ حضور نے قرآن مجید کی آیت کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ (آل عمران ۱۱۱) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں خدا تعالیٰ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم اس لئے بہترین اُمّت ہو کہ تمہیں تمام بنی نوع انسان کی بھلائی اور خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ "خیر" کا لفظ قرآن کریم میں جن معنوں میں استعمال ہوا ہے ان میں ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنا اور اپنے جملہ اعمال کو خشیت اللہ اور تقویٰ سے بجالانا بھی شامل ہے۔ خیر اور بھلائی کا عمل انسان سے مختلف شکلوں میں وقوع پذیر ہوتا ہے لیکن محدود زندگی اور محدود طاقتوں کی وجہ سے اس کا اثر بھی محدود ہوتا ہے البتہ دعا کا عمل ایسا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو ساری دُنیا تک اس کا اثر وسیع کر سکتا ہے اور اس کی غیر محدود برکات ظاہر ہو سکتی ہیں۔

حضور نے فرمایا آج میں پھر تاکید کے ساتھ احبابِ جماعت کو دعا کی طرف (باقی صفحہ ۶ پر)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی علالت

ربوہ ۲۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

اعصابی بے چینی رہی اور ضعف رہا۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے

وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے

"دُعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنے صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدّل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے۔ حالانکہ اَور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اُس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلّی کی شان میں اس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی خوارق ہے۔

غرض دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دُعا کے ساتھ رُوح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ احدیت پر گِرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظلّ وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے۔ اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اُس کا رکوع یعنی جُھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبّتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جُھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گِر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو مِلاتی ہے۔"

(لیکچر اسلام صفحہ ۲۷، صفحہ ۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ ۔ امان ۱۳۵۶ ہش

۲۶ ؍ مارچ ۱۹۷۷ء

مومن کا منتہائے مقصود

مذہب کی غرض و غایت تعلق باللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی قادر و قیوم ہستی پر ایمان ہو اور پھر دعاؤں، عبادات اور قربانیوں کے ذریعہ اس کے ساتھ ایسی ذاتی محبت اور ایسا ذاتی تعلق حاصل ہو جائے جسے انسان زندگی بھر خواہ عسر ہو یا یسر کسی صورت بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو یہاں تک کہ اس کی رُوح بے ساختہ یہ پکار اُٹھے کہ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

(الانعام آیت ۱۶۳)

یعنی میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

یہی وہ مقام ہے جس کا حصول ہر مومن کا منتہائے مقصود ہے وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے الفاظ میں ہر وقت اِس دعا میں لگا رہتا ہے کہ

اللّٰھم انی اسالك حبّك وحب من یحبك والعمل الّذی یُبلغنی حبك اللّٰھم اجعل حبك احب الیّ من نفسی واھلی ومن الماء البارد۔ (ترمذی)

یعنی اے خدا! مَیں تجھ سے تیری محبّت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت بھی جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت بھی جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! تُو ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان سے اپنے اہل و عیال سے اور ٹھنڈے اور شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی پُر معارف تصنیف "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں ایسی ہی دردبھری دعا فرمائی ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب تُو اپنے فضل سے میری قوت اور میری آنکھوں کا نور ہو جا اور جو کچھ میرے دل میں ہے اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تُو ہی ہو جا اور مجھے اپنی محبّت میں محو کر دے اور اپنی ایسی محبت عطا فرما کہ میرے بعد کوئی اس میں بڑھ نہ سکے۔ اے میرے رب میری دعا کو قبول کر اور میری مراد مجھے عطا فرما اور مجھے صاف کر اور اپنی عافیت میں لے لے اور مجھے خود اپنی طرف کھینچ لے مجھے خود چلا اور میری تائید کر اور مطابقت فرما اور مجھے پاک اور منوّر کر دے اور مجھے مادے کا سارا اپنا ہی بنا لے اور خود بھی سب میرا ہی ہو جا! (آمین)

اِس زمانہ میں جبکہ مذہب محض نام کا رہ گیا ہے اور اس کی اصل حقیقت سے دنیا بالکل بے خبر ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ پھر دُنیا پر یہ ظاہر کیا ہے کہ اسلام جیسے کامل ترین اور زندہ اور ہر لحاظ سے اکمل مذہب کی پیروی کر کے اور قرآن کریم کی برکت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو اختیار کر کے ہم آج بھی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی وہ تعلق باللہ ہے جس کا حصول جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۸۸ برس قبل جب اللہ تعالیٰ کے اِذن سے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی اور سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو حضور نے اپنی جماعت کے مخلصین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تمام مخلصین و داخلینِ سلسلہ بیعت اِس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو"

(آسمانی فیصلہ)

پھر حضور ایک اَور مقام پر اپنی جماعت کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبّتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی، نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا"

(اشتہار ۴ ؍ مارچ ۱۸۸۹ء مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد ا)

مندرجہ بالا حوالوں سے بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو اِس غرض سے قائم فرمایا ہے کہ بنی نوع انسان ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق اور محبت قائم کرے ہاں وہی محبت اور تعلق جو اسلام کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت ہے اور جس کے حصول کی طرف کامل راہنمائی صرف اور صرف قرآن مجید کرتا ہے اور جسے اب تا قیامت محض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ اس زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزند جلیل کی حیثیت سے مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے وجود کو گم کرنے کی توفیق عطا فرمائی اِس لئے آپ کو محبتِ الٰہی کا ایک خاص مقام عطا ہوُا۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ اِس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلبِ سلیم تھا یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزّوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ مَیں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا مگر مَیں نے کسی حصّہ عمر میں بجز خدائے عزّوجل کے کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا"

(حقیقۃ الوحی ص۵۵)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اِس ذاتی تعلقِ محبت کو حاصل کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے بلکہ ہماری تمام جدوجہد اور قربانیوں کا منتہائے مقصود یہی ہونا چاہیئے کہ ہم اس مقام کو حاصل کر لیں جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا ہے:۔

"ایک مقام محبتِ ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبتِ الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوبِ حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت اُنس اور شوق ان کے قلوبِ صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے کہ جو غیر سے بکلّی منقطع اور برگشتہ کر دیتا ہے ... اور اگر آلام اس کی طرف سے پہنچیں تو محبتِ ذاتی کے غلبہ سے برنگ انعام ان کا مشاہدہ کرتے ہیں .... کسی تلوار کی تیز دھار ان میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی .... اسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں اور اسی کی محبت میں لذّت پاتے اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں اگر چاہتے ہیں تو اسی کو اگر آلام پاتے ہیں تو اسی سے۔ تمام عالم میں اسی کو دیکھتے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں اسی کے لئے جیتے ہیں اور اسی کے لئے مرتے ہیں"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زائرین مجلس مشاورت کیلئے ضروری اِعلان

جو احباب مجلس مشاورت میں بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور لائیں تا کہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ ... ۲۶ ...

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پس منظر

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل رئیس التبلیغ بلاد عربیہ افریقہ غربیہ

ہزار سالہ سطوت اسلام

تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جو سنہ ۶۱۰ء میں ہوئی ایک ہزار سال تک آپ کا مذہب اسلام اور آپ کی امت مسلمان سب دنیا پر غالب رہے۔ اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں کسی شخص کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ اسلام پر زبان اعتراض دراز کرتا یا مسلمانوں پر بزور بازو یا شمشیر غالب آسکتا۔

اس وقت کی دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اصل قابل استفادہ زمین کے مالک مسلمان ہی تھے۔ قابل ذکر یورپ سلطنت عثمانیہ (ترکی) کے ماتحت تھا، بقیہ مشرقی و شمالی یورپ جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ مشرق ادنیٰ اوسط اور اقصیٰ مسلمانوں کے قبضہ و تصرف میں تھی۔ امریکہ پندرھویں صدی عیسوی کے آخر میں (جب یورپ کی مشرقی و شمالی اقوام ایشیا اور افریقہ سے محروم کر دی گئی تھیں۔ اور سلطنت عثمانیہ ان کے اور ایشیا کے درمیان سد سکندری کی طرح حائل ہوگئی تھی) دریافت ہوا۔ شمالی، مغربی، وسطی اور مشرقی افریقہ میں مسلمان سلطنتیں اور امارتیں قائم تھیں اور سلطان روم (ترکی) خلیفۃ المسلمین کے لقب سے ملقب اور سلطان البرین (دو بر اعظم) اور سلطان البحرین (دو سمندر) کہلاتے تھے۔ اور یہ سب قرآن شریف کی اس پیشگوئی کی تصدیق تھی۔

(ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ)

کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس نے اپنے پیغمبر (محمد) کو ہدایت اور سچا مذہب دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام دوسرے دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک اس بات کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔

ایک پیشگوئی

اس پیشگوئی کے ساتھ ایک دوسری پیشگوئی بھی تھی کہ ایک ہزار سال کے بعد اسلام پھر آسمان کی طرف واپس جانا شروع ہو جائے گا جیسا کہ فرمایا:۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗٓ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ

(سورۃ الم السجدۃ آیت ۶)

اور پھر آخری زمانہ میں ایک فارسی الاصل مرد (امام مہدی) کے ذریعہ دوبارہ اسلام دنیا میں قائم کیا جائے گا اور اس پیشگوئی کا ظہور گیارھویں صدی ہجری (سترھویں عیسوی) سے شروع ہوا اور مسلمانوں پر دیگر غیر مسلم اقوام کے بری اور بحری حملے شروع ہو گئے اور مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہونا شروع ہوا۔

ایام ضعف و اختلال

پہلے یورپ کے چند زمین ہاتھ سے نکلی پھر شمالی افریقہ، مغربی افریقہ، وسطی افریقہ اور مصر و سوڈان وغیرہ غیروں کے قبضہ میں چلے گئے۔ مشرق اقصیٰ بھی غلام بن گیا ایران کا مشرقی اور شمالی حصہ بھی (جس میں حضرت امام بخاری کا بخارا بھی واقع تھا) ہاتھ سے جاتا رہا اور رفتہ رفتہ حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ کے بعد مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک جس میں مسلمانوں کا سواد اعظم رہتا تھا یعنی ہندوستان بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہا اور ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے سارے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور سلطنت مغلیہ ہندوستان کا نام و نشان تک مٹا دیا اور ہندوستان کے چند کروڑ مسلمان بھی انگریزوں کے اسیر بن کر رہ گئے۔

اس زمانہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کی دینی حالت کیسی تھی؟ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی مشہور اہل حدیث ہندوستان اپنی مشہور کتاب حجج الکرامہ میں آخری صدی ہجری کی بعض بدعات کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"اگر حال این زمانہ را بگویم معلوم شود کہ در اہل اسلام ایں زمان خصوصاً در دیار ہندیہ ہیچ کس نیست کہ او را اسلام نسبت بمسلمانان آن زمان توان گفت۔ الا ما شاء اللہ وقلیل ما ھم وکیفیت کہ انکار منکر و امر بمعروف یکسر از اہل اسلام رخت، بلکہ از دل ہم کراہیت ایں اعمال و احوال بدرفتہ علماء و قضاۃ و مفتیان و فقہاء و وعاظ ہم مباشر ایں افعال اند بدون نکیر و حجر تا آئندہ چہ خواہد شد! نسئل اللہ العافیۃ ونعوذ بہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن" (ص ۳۷)

کہ اگر میں اس زمانہ کا حال بیان کروں تو معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کے اہل اسلام اور خصوصاً اہل اسلام ہندوستان سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جسے اس زمانہ (گیارھویں صدی ہجری) کے مسلمانوں کے ساتھ اگر اس کا مقابلہ کیا جائے تو اسے مسلمان کہا جا سکے۔ الا ماشاء اللہ وقلیل ما ھم (یا شاید ہی کوئی ہو) اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اہل اسلام سے برائی کو برا سمجھنا اور نیکی کا حکم دینا بالکل ہی جاتا رہا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان برے اعمال اور بد احوال کی کراہت و ناپسندیدگی بھی ان کے دلوں سے جاتی رہی ہے! علماء، قاضیان، مفتیان و فقہاء اور واعظین بھی ان برے اعمال کے بغیر کسی حجاب کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آئندہ خدا جانے کیا ہوگا؟

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان اعمال سیئہ سے محفوظ رکھے اور ہم ان تمام فتنوں سے جن میں سے بعض ظاہر اور بعض مخفی ہیں اپنے خدا کی پناہ چاہتے ہیں:۔

تیرھویں صدی

پھر تیرھویں صدی ہجری کے آخر سنہ ۱۲۹۰ھ کی حالت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"و در اوائل مائۃ ثالث عشر فرنج بر اکثر مدن و اطراف مملکت ہندوستان دخانہ بربادی اسلام و مسلمانان شد، و علماء دین مفقود شدند و جہل شیوع تام گرفت، تا آنکہ در صد کس بلکہ ہزار نفس یک عالم مجتہد ہم نتوان یافت۔ یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید و نوبت تا بایں جا رسید کہ اگر امروز یکے دعوی اجتہاد کند یا ادعاء تجدید دین نماید، از ہر سو تجہیر و ہدف طعن و تشنیع ہر یک شود و مدعیان مشیخت و فضیلت بتکفیر و تجہیل و تبدیع وے بر خیزند و اورا در مصر و بلد بر زندگی بسر بردن دشوار افتد، و مطعون ہر بیگانہ و بیگانہ شود، و مہجور و مردود ہر دانشمند گردد۔ و نعوذ باللہ من جمیع ما کرھہ اللہ" (ص ۱۳۹)

یعنی تیرھویں صدی ہجری کے شروع میں ہندوستان کے اکثر شہروں اور ممالک ہندوستان کے اطراف پر فرنگیوں (فرنج) کا غلبہ ہو گیا اور اسلام اور مسلمانوں کا کاخانہ خراب و برباد ہو گیا۔ علمائے دین وفات پا گئے اور جہالت پورے طور پر چھا گئی۔ یہاں تک کہ ایک سو بلکہ ایک ہزار میں سے بھی ایک اجتہاد کرنے والا عالم نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسے چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر آج کوئی شخص اجتہاد کا دعوےٰ یا تجدید دین کا دعوےٰ کرتا ہے تو ہر طرف سے اس پر طعن و تشنیعات اور لعنت و ملامت کے پتھر اور اینٹیں پڑنے لگ جاتی ہیں اور وہ لوگ جو پیری گدی نشینی اور علمیت و فضیلت کے مدعی ہیں اس کو کافر قرار دینے اور جاہل و بدعتی ٹھہرانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے لئے شہر میں اور جہاں وہ رہتا ہے زندگی بسر کرنا دشوار ہو جاتا ہے اور وہ ہر بیگانہ و بیگانہ کے نزدیک مکروہ اور قابل نفرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتا ہے اور ہر عقلمند کی نظر میں ایسا شخص وعدہ شکار ہوا اور مردود ہو جاتا ہے۔

عرب ممالک کی حالت

یہ تو سواد اعظم مسلمانانِ عالم کا حال تھا۔ جزیرہ عرب؛ مولد و منبع اسلام کے تیرھویں صدی ہجری کے عرب مسلمانوں کی حالت تیرھویں صدی کے مجدد حسب اعتقاد نواب صدیق حسن خان صاحب۔ دیکھیں حجج الکرامۃ صفحہ ۱۳۹) امام شوکانی اپنی تالیف نیل الاوطار (جلد ۴) میں تحریر فرماتے ہیں:-

(ترجمہ از عربی) "کتنے مفاسد اور خرابیاں ہیں جو قبروں کو پختہ و چونہ گچ اور خوبصورت بنانے سے مسلمانوں کے اندر داخل ہو گئی ہیں اور اسلام ان پر رو رہا ہے!

"منجملہ ان مفاسد کے ایک یہ ہے کہ جاہل ان قبروں کے متعلق ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں جیسا کہ کفار اپنے بتوں کے متعلق رکھتے ہیں بلکہ ان کا حد سے بھی بڑھ کر! اور وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ قبریں ان کو نفع بھی دے سکتی ہیں اور نقصان بھی پہنچا سکتی ہیں۔ پس انہوں نے ان قبروں کو اپنی حاجت روائیوں اور اپنے مقاصد کے حاصل کرنے کے لئے اپنا مقصود و جائے پناہ بنا لیا اور وہ ان قبروں سے وہی کچھ مانگنے لگے جو خدا تعالیٰ کے بندے اپنے لئے خداوند تعالیٰ سے مانگتے ہیں اور وہ ان قبروں کی طرف سفر کر کے جانے لگے اور ان پر ہاتھ برائے حصول برکت پھیرنے و لگانے لگے اور ان سے مدد طلب کرنے لگے۔ غرضیکہ انہوں نے ان قبروں سے وہی کچھ کیا جو اہل جاہلیت (عرب قبل از اسلام کافر) اپنے بتوں سے کیا کرتے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

اور باایں ہمہ صریح منکر اور سخت کفر کے ہیں کوئی شخص، خواہ عالم ہو یا متعلم، امیر ہو یا وزیر یا بادشاہ نظر نہیں آتا۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر ان باتوں پر غیظ و غضب کا اظہار کرے اور دین حنیف کے لئے اس کی غیرت جوش میں آئے۔ اور ہمارے پاس اس قدر کثرت سے اطلاعات اور خبریں آئی ہیں جن میں شک نہیں ہو سکتا کہ یہ سب قبر پرست (جو قبر پرستی کی وجہ سے خود مردہ ہو گئے ہیں) یا ان کی اکثریت اس حالت پر پہنچ گئے ہیں کہ اگر کسی کے خلاف کوئی مقدمہ ہوا اور اس کے مدمقابل کی طرف سے اس کا مطالبہ کیا جائے کہ وہ قسم کھائے تو وہ خدا تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا لیتا ہے۔ لیکن اگر اسے اس قسم کھانے کے لئے کہا جا کہ اپنے فلاں پیر صاحب یا ولی صاحب کی قسم کھا کر یہ بات کہے۔ تو وہ ہیبت و خلل کرنے لگ جائے گا اور اس کی زبان میں لکنت پیدا ہو جائے گی اور شش و پنج میں پڑ جائے گا اور یہ قسم کھانے سے انکار کر دیتا ہے اور حق کا اعتراف کر لیتا ہے! اور یہ بات اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ان لوگوں کا شرک ان لوگوں ..... سے بھی بڑھ گیا ہے جو یہ کہتے ہیں خدا تعدد میں سے ایک ہے اور یا تین میں سے ایک ہے؟

پس اے علماء دین اور اے بادشاہ اسلام! اس کفر سے بڑی اور کونسی مصیبت اسلام پر پڑے گی؟ اور اس مذہب (اسلام) پر اور کونسی سخت نقصان و بلا و مصیبت پڑے گی جو عبادت غیر اللہ سے بڑی ہو؟ اور وہ کونسی مصیبت ہے جو اس مصیبت کے برابر ہے جس میں مسلمان مبتلا ہو چکے ہیں؟

اگر اس واضح اور ظاہر و کھلے کھلے شرک کا انکار اور ناپسندیدگی واجب نہیں تو پھر وہ اور کونسی برائی اور منکر ہے جسے برا منانا اور ناپسندیدہ کرنا واجب ہے؟ الخ

اگر تو کسی زندہ کو آواز دیتا ہو تو یقیناً وہ سن لیتا
لیکن اصل بات یہ ہے کہ جسے تو پکارتا ہے وہ تو زندہ نہیں
اور اگر تو آگ میں پھونک مارتا ہوتا تو وہ روشن ہو جاتی
لیکن اصل بات یہ ہے کہ تو تو راکھ میں پھونکیں مار رہا ہے۔

(نیل الاوطار جلد ۴۔ باب تسنیم القبر)

امید کی کرن:۔ پھر نواب صدیق حسن خان صاحب ان تمام خرابیوں بدعات اور جہالتوں کا ذکر کر کے جو ۱۲۹۰ھ تک مسلمانان ہند میں راسخ ہو چکی ہیں۔ حجج الکرامہ
"جز ظہور مہدی علیہ السلام ارتفاع آں از عالم محال می نماید۔ واللہ اعلم" ۲۲۴
کہ ان بدعات و سیئات کا دنیا سے دور ہونا بجز ظہور مہدی علیہ السلام کے محال ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

مسلمانانِ ہند کے مصائب

اہل اسلام ہندوستان کے لئے یہی ایک مصیبت نہ تھی کہ وہ اپنی غفلتوں سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے اپنی بہت بڑی سلطنت سے محروم ہو گئے تھے اور ان پر ایک غیر ملکی حکومت مسلط ہو گئی تھی بلکہ ایک اور غیر متوقع مصیبت نے چاروں طرف سے ان کا محاصرہ کر لیا تھا اور وہ یہ کہ برسراقتدار آنے والی یورپین حکومت کے ساتھ اس ملک میں عیسائی پادریوں کا سیلاب بھی امڈ آیا جو سارے ہندوستان کو اپنے خداوند یسوع مسیح کی آغوش میں لانا چاہتا تھا اور ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک سو سال کے عرصہ میں نیست و نابود کر دینے کا دعوے کر چکا تھا اور نہ صرف یہ سیلاب اہل صلیب ہی تھا جو مسلمانوں کے مذہب پر حملہ آور تھا اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے ہر قسم کے اعتراضات اسلام اور حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر کر رہا تھا اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا رہا تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کے اہل ملک یعنی ہندو بھی، جو مسلمانوں کے صدیوں تک محکوم رہ چکے تھے اور مسلمانوں کی اپنی تعداد کے لحاظ سے چار پانچ گنا زیادہ تھے وہ بھی ان مغلوب اور شکست خوردہ مسلمانوں کے خلاف ہو گئے اور انہوں نے بھی یہ عزم بالجزم کر لیا کہ باہر سے آجانے والی غیر مسلم یوروپین حکومت (انگریزوں) کے ساتھ مل کر اور اپنی اکثریت کا پڑا ساتھ لے کر ان مسلمانوں کو جو اہل ہندوستان میں سے مسلمان ہو چکے تھے، اپنے مذہب میں واپس لے جائیں (جسے ان کی اصطلاح میں شدھ کرنا کہتے ہیں) اور جو ہندوستان کے باہر سے آنے والے مسلمان ہیں (یعنی مغل و پٹھان) وہ اس قدر قلیل رہ جائیں گے اور ان کو ہضم کر جانا بھی کوئی مشکل کام نہ ہوگا۔

اس غرض کے لئے انہوں نے ایک طرف سے مسلمانوں کو اچھوت (ملیچھ) قرار دیدیا اور ان سے ہر قسم کے ازدواجی و اقتصادی تعلقات منقطع کر لئے۔ حالانکہ قبل ازیں وہ اپنی بیٹیاں اور بہنیں اس ملک کے مسلمان بادشاہوں کو دے چکے تھے اور ان کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کر چکے تھے اور اسلامی حکومت ہندوستان میں برابر کے شریک اور حصہ دار رہ چکے تھے۔ اور دوسری طرف اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر خطرناک اور گندے اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیا اور تیسری طرف سے غیر ملکی حکومت کو مسلمانوں کے خلاف بدظن رکھنے کی کوشش کی کیونکہ یہ سمجھتے تھے کہ آنے والی حکومت اپنے سے پہلی حکومت اور اس کے عمائد و حامیوں اور ہمدردوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دینے میں ہی اپنا قیام و استحکام دیکھتی ہے اور اس کے بغیر وہ کبھی چین کا سانس نہیں لے سکتی!

دعوات حالات

مذکورہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں کہ ایسے ماحول اور ایسے حالات میں ہندوستان کے اہل اسلام کی کیا حالت ہوگی؟ اور ان پر کیا گزر رہی ہوگی؟ اور اس وقت کون یہ خیال کر سکتا ہوگا کہ امت محمدیہ کا سواد اعظم اس یقینی ہلاکت اور تباہی سے بچ جائے گا؟

مولانا الطاف حسین حالی پانی پتی ۱۸۷۹ء میں اپنی مسدس میں کہتے ہیں:-

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

امیروں کی تم سن چکے داستاں سب
جو ہو چکے عالموں کے بیاں سب
شریفوں کی حالت ہے تم پر عیاں سب
بگڑنے کو بیٹھے ہیں بنیادیاں سب
یہ بوسیدہ گھر اب گرا چاہتا ہے
ستون مرکز ثقل سے ہٹ چکا ہے

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں:-

"فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت بابی انت و امی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے
کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے"

اور یہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا پس منظر۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

درخواستہائے دعا

محترم ابوالبرکات محمود دیو بارک امریکہ کی کی بیٹی عفت سلطانہ محمود کی ٹانگوں کا اپریشن ہو رہا ہے اور دوسری بیٹی شاہین محمود سینہ پر گرم پانی پڑنے کی وجہ سے جھلس گئی اور ہسپتال میں زیر علاج ہے

۲۔ محترمہ ممتاز حسین صاحب امتیاز ڈکار کن خلافت لائبریری ربوہ کی خالہ زاد بہن امۃ القیوم صاحبہ بنت میاں غلام محمد صاحب جہلم اور بیٹی مرحوم کراچی میں اعصابی تشنج شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

۳۔ مکرم حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال کی آنکھوں میں زخم ہو جانے کی وجہ سے سفیدی پیدا ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۰۲

میں حافظ ملک منور احمد احسان ولد ملک محمد شریف صاحب قوم اعوان کھڑ پیشہ طالبعلم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد حافظ ملک منور احمد احسان متعلم جامعہ احمدیہ۔ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد احمد جلیل استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ ملک مبارک احمد استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۳

میں عبدالوہاب بلتستانی ولد مولوی غلام محمد صاحب قوم ملا نقیبوا پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال۔ مستقل ساکن دُم دُسم ضلع گانگ چھے حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد عبدالوہاب بلتستانی متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۴

میں سید طاہر محمود ولد سید غلام احمد نثار صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد سید طاہر محمود متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۵

میں مبشر احمد طارق ولد چوہدری محمد صادق صاحب قوم وڑائچ۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مبشر احمد طارق متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۶

میں اعجاز احمد ولد عبدالرزاق صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اعجاز احمد متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۷

میں مشہود احمد ولد مولوی مبارک احمد صاحب قوم راجپوت طور پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مشہود احمد متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۸

میں منصور احمد ناصر ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منصور احمد ناصر متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے!
(مینیجر الفضل)

شفتل اور برسیم سے ہونے والا
مہلک اُپھارہ
منٹوں میں ختم کرنے والی اکسیر
اور دیگر ۲۱ حیوانی امراض کی اکسیروں پر مشتمل
لٹریچر مفت منگوائیے
جانوروں کی اکسیروں کے اصلی فارمولوں کے موجد
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی
ہیڈ آفس
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کا ایک بڑا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"تحریک وقفِ عارضی یہ ہے کہ احمدی دوست کم از کم پندرہ دن کے لئے (دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک) عارضی طور پر وقف کریں اور اپنے خرچ پر اُس جگہ جائیں جہاں اُن کو بھیجا جائے اور اپنے خرچ پر وہاں یہ ایام گزاریں۔ اس تحریک کے پیشِ نظر ذہن میں بہت سے مقاصد تھے۔ اوّل تو یہ کہ جماعتِ احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں قائم کیا ہے اس کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ نوعِ انسانی کو محبت کے رشتوں میں باندھ کر اُمّتِ واحدہ بنا دیا جائے۔ اسی لئے ہمارا جو سب سے بڑا اکٹھ یعنی جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کی اغراض بتاتے ہوئے ایک فائدہ یہ بھی بتایا ہے کہ دوست آپس میں ملیں اور واقفیت پیدا ہو اور جو اخوت کا جذبہ ہے وہ اُبھرے اور وہ لوگ جو ایک دوسرے سے فاصلوں پر رہائش رکھتے ہیں۔ وہ ذہنی اور قلبی طور پر ایک دوسرے کے قریب آجائیں۔ ان کا پیار بڑھے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں"!

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

تحریک وقفِ عارضی ایک نہایت بابرکت اور باثمر تحریک ہے۔ جملہ احباب کو اس میں حصہ لے کر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

دُعائے مغفرت

۱۔ مجلس انصار اللہ دار الرحمت غربی کے ایک بزرگ رُکن ملک معراج دین صاحب آف نانو ڈوگر ۱۹ مارچ کو صبح کے وقت بعمر قریباً ۷۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم خاموش طبع، دعا گو اور سلسلہ سے بہت محبت رکھنے والے تھے ۱۹۷۲ء میں نانو ڈوگر سے ربوہ منتقل ہوئے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ مرحوم کے ایک فرزند مکرم ملک غلام احمد صاحب آف کرنزی کو ایک عرصہ تک سلسلہ کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

۱۹ مارچ کو ہی بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد ربوہ کے عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین

(زعیم مجلس انصار اللہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

۲۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات بروز ہفتہ مورخہ ۱۲ تقریباً ۴ بجے صبح اپنے مولا حقیقی کو جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کی عمر تقریباً ۸۱ سال تھی۔ آپ جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے جماعت احمدیہ کھوکھر غربی کی درخواست پر اِس گاؤں تشریف لے آئے اور تقریباً ۴۰ سال تک جماعت کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اپنی یادگار تین لڑکے اور دو لڑکیاں پیچھے چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے آمین

(حافظ غلام محی الدین معلم وقفِ جدید کھوکھر غربی ضلع گجرات)

درخواست دُعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر رشید صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتی ہیں کہ:-

"میرے خاوند ڈاکٹر رشید صاحب آف کراچی پر عارضہ قلب کا حملہ ہوا ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے"!

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات

امسال جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات اُردو، انگریزی اور عربی زبان میں بالترتیب ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ مارچ ۱۹۷۷ء بروز منگل، بدھ اور جمعرات بوقت ۴½ بجے سہ پہر جامعہ ہال میں منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز

احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضرورتِ ٹائپسٹ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنے ایک محکمہ کے لئے تجربہ کار ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواست بھجوائیں جو مستقل طور پر مرکز میں رہ کر یہ کام کرنا چاہتے ہوں۔ درخواستیں بہت جلد امیر جماعت یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظامتِ دیوان میں بھجوائیں۔

میٹرک پاس کی مصدقہ نقل سند یا فوٹو سٹیٹ کاپی درخواست کے ساتھ شامل کریں۔ ٹائپ Test اور انٹرویو کی اطلاع امیدواران ملازمت کو بعد میں دیدی جائے گی۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن اپنے افسر صیغہ کی وساطت سے درخواست دے سکتے ہیں۔ تنخواہ، الاؤنس اور دیگر مراعات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائیں گی

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ موجودہ ایام میں ہمیں خصوصیت کے ساتھ بالالتزام یہ تین دعائیں کرنی چاہئیں (۱) اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے لئے ہی خیر اور بھلائی کے ایسے سامان پیدا فرمائے جن کے نتیجہ میں بنی نوع انسان اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو اچھی طرح پہچان لیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کی معرفت حاصل کرنے کی انہیں توفیق ملے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہمارے ملک اور ہمارے وطن عزیز کو ہر قسم کے شر اور فساد سے محفوظ رکھے اور اس کے استحکام اور ترقی کے سامان پیدا فرمائے (۳) اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی ہر شر سے محفوظ رکھے اور اس کے کسی فرد سے بھی کسی حالت میں بھی یہ غلطی سرزد نہ ہو کہ وہ خدانخواستہ کسی قسم کے فساد اور شر میں ملوث ہو۔ آمین۔ احباب جماعت کو ان دنوں خصوصیت کے ساتھ یہ تینوں دعائیں باقاعدگی اور التزام کے ساتھ کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق بخشے، آمین ۔

مسائل نماز

سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ و بیشتر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل۔ ترتیب و تدوین عمدہ۔ تحت اللفظ سلیس ترجمہ فلسفۂ نماز کا نیا انداز اور قرآن مجید کی بعض آیات پر ضروری دعائیہ جواب درج ہیں۔

نیز یسّرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے، بھی مل سکتے ہیں۔ معذرت کے ساتھ ۲۵ عدد کے خریدار کو ۲۰ فیصد کمیشن ہوگا۔

ملنے کا پتہ مکتبہ فیضِ عام ربوہ